انتظامیہ، اہلِ علم، صحت اور مہمانِ خصوصی کا شہرِ سرمئی کے ہسپتال کا دورہ ناکام

(اسٹاف رپورٹر اور ایجنسیاں)

اہلِ علم اور اہلِ محلہ کی شکایات کے باوجود کوئی نمائندہ نہیں آیا، ڈاکٹروں کا احتجاج، مریض پریشان

شہرِ سرمئی کے ہسپتال کے احاطے میں منگل کی صبح ایک عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔ ہسپتال کی انتظامیہ، شہر کے اہلِ علم اور صحت کے حکام کا ایک مشترکہ دورہ طے تھا۔ ہسپتال کے مرکزی دروازے پر ڈاکٹروں کا ایک گروہ ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھائے کھڑا تھا، جبکہ اندر مریض اور ان کے لواحقین برآمدے میں بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ دورہ کرنے والے مہمان نہیں آئے۔

ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر فرحان نسیم نے بتایا کہ دورے کی تاریخ 18 مارچ طے کی گئی تھی اور اس کی اطلاع متعلقہ دفاتر کو تحریری طور پر دی جا چکی تھی۔ ان کے مطابق ہسپتال کی ایمرجنسی، زچہ و بچہ وارڈ اور لیبارٹری میں کئی ماہ سے ایسے مسائل کی نشاندہی کی جا رہی تھی جن کا تعلق براہِ راست مریضوں کی جان سے ہے۔ ’’ہم نے سوچا کہ اگر اہلِ علم خود آ کر یہ مسائل دیکھیں گے تو فیصلے تیز ہوں گے، مگر ہوا اس کے برعکس۔‘‘

ڈاکٹروں کے احتجاج کی قیادت کرنے والے ڈاکٹر سلیم الدین کھوسہ نے کہا کہ ہسپتال میں ادویات کی شدید قلت ہے، ایمرجنسی میں صرف ایک وینٹی لیٹر کام کر رہا ہے اور نرسوں کی تعداد منظور شدہ تعداد کا تقریباً نصف رہ گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم مہمانوں کے لیے راستے صاف کرنے کے لیے نہیں کھڑے، ہم اپنے مریضوں کے لیے کھڑے ہیں جن کی آواز کوئی نہیں سن رہا۔‘‘

دوسری طرف ہسپتال کے باہر جمع ہونے والے مریضوں کے لواحقین کا غصہ بھی کم نہیں تھا۔ محلہ کمہاراں کے رہائشی محمد یونس نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کو دو دن سے ایمرجنسی میں داخل کیا گیا ہے اور ان کے بقول کسی ڈاکٹر نے ابھی تک ان کی بات نہیں سنی۔ ’’ہمیں کہا گیا کہ بڑے صاحب آ رہے ہیں، اس لیے سب کو انتظار کرنا ہوگا۔ ہم نے سوچا کہ شاید وہ ہمارے لیے آ رہے ہیں، مگر وہ تو کسی اور کے لیے آئے ہی نہیں۔‘‘

ہسپتال کے ایک نرسنگ سپروائزر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ دورے کی تیاری کے لیے ہفتے کی رات سے ہی ہسپتال کی صفائی، پینٹنگ اور ہنگامی طور پر نئے بستروں کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ ان کے مطابق ایک ہی دن میں اتنی تبدیلیاں ممکن نہیں تھیں، اس لیے عملہ پہلے ہی دباؤ میں تھا۔ ’’ہم نے کہا تھا کہ ہمیں وقت دیں، ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے، مگر ہمیں وقت نہیں ملا۔‘‘

ڈاکٹر سلیم الدین کھوسہ نے کہا کہ ہسپتال کی ایمرجنسی، زچہ و بچہ وارڈ اور لیبارٹری میں کئی ماہ سے ایسے مسائل کی نشاندہی کی جا رہی تھی جن کا تعلق براہِ راست مریضوں کی جان سے ہے۔ ’’ہم نے سوچا کہ اگر اہلِ علم خود آ کر یہ مسائل دیکھیں گے تو فیصلے تیز ہوں گے، مگر ہوا اس کے برعکس۔‘‘

ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر فرحان نسیم نے بتایا کہ دورے کی تاریخ 18 مارچ طے کی گئی تھی اور اس کی اطلاع متعلقہ دفاتر کو تحریری طور پر دی جا چکی تھی۔ ان کے مطابق